سوال

(42)کیا اونٹ گائے میں قربانی کا ایک حصہ ایک بکری کا حکم رکھتا ہے۔؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا اونٹ گائے میں قربانی کا ایک حصہ ایک بکری کا حکم رکھتا ہے۔؟

کیا ایک حصہ قربانی سب اہل خانہ کی طرف کافی ہے۔اور ثواب میں مستقل جانور کے برابر ہے۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جواب۔1

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتاہ رجل فقال ان علی بدنة وانا موسر ولا اجدھا فاشتریھا فامرہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبتاع سبع شیاہ فیذبحن رواہ ابن ماجہ واحمد منتقی باب ان البدنة من الابل والبقر عن سبع شیاہ وبالعکس

(ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اس نے کہا میرے زمہ ایک بدنہ (اُونٹ یا گائے کی قربانی) ہے اور میں صاحب وسعت ہوں۔لیکن بدنہ (اُونٹ یا گائے کی قربانی) ملتی نہی جو خریدلوں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!سات بکریاں خرید کر زبح کردے۔

اس حدیث سے معلوم ہواکہ ایک گائے یا اونٹ سات بکریوں کے قائم مقام ہے اوراس حدیث میں اگرچہ ضعف ہے۔کیونکہ اس میں عطا خراسانی راوی ہے۔جو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتا ہے۔لیکن ابن عباسر ضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ اس حدیث کے موافق ہے۔اس لئے یہ حدیث قوی ہوگئی ہے۔

مسند احمد میں شعبہ سے روایت ہے۔

قال سمعت ابا جمرة الضبعی قال تمتعت فنھانی ناس عن ذلک فاتیت ابن عباس فسالتہ عن ذلک فامونی بھا قال ثم انطلقت الی البیت فنمت فاتانی ات فی منامی فقال عمرة متقبلة وحج مبرور قال فاتیت ابن عباس فاخبرتہ بالذي رایت فقال اللہ اکبر اللہ اکبر سنة ابی القاسم صلی اللہ علیہ وسلم وقال فی الھدي جزدر او بقرة اوشاة اوشرک فی دم (مسند احمد جلد اول ص241)

یعنی شبہ کہتے ہیں۔ میں نے اب جمرہ سے سنا اس نے کہا میں نے حج تمتع کیا یعنی عمرہ کر کے حلال ہو کر پھر حج کا احرام باندھا لوگوں نے مجھے اس سے منع کیا میں ابن عباس کے پا آیا اور پوچھا و اُنھوں نے مجھے اس کا امر فرمایا میں بیت اللہ میں پہنچا وہاں مجھے نیند آگئی خواب میں دیکھتا ہوں ایک شخص مجھے کہتا ہے عمرہ مقبول ہے۔ اور حج اخلاص والا ہے۔ میں ابن عباس کے پاس آیا اور ان کو یہ خواب سنایا تو انھوں نے خوشی میں یا تعجب کے طور پر دو دفعہ اللہ اکبر کہا۔ پھر کہا یہ رسو اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ اور قربانی کے بارے مین فرمایا ایک اونٹ ہے یا گائے یا بکری ہے یا اونٹ گائے میں حصہ ہے۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فتوے میں ایک حصہ کو بکری کے قائم مقام زکر کیا ہے۔ اس کے علاوہ ی جمہور کا مذہب ہے۔ کہ اونٹ گائے سات بکری کے قائم مقام ہے۔ صرف اختلاف اس بات میں ہے کہ اونٹ دس کی طرف سے بھی ہوسکتا ہے یا نہیں؟ امام اسحاق بن راھویہ وغیرہ فرماتے ہیں۔ ہوسکتا ہے۔ دوسرے کہتے ہیں نہیں ہوسکتا
۔

نیل الاوطار میں ہے۔

استدل بہ من قال عدل البدنۃ سبع شیاہ وہو قول الجمہور وادعی الطحاوي وابن رشد انہ اجماع ویجاب عنہا بان الخلاف فی ذلک مشہور حکاہ الترمذي فی سننہ عن اسحاق بن راہویۃ وکذافی الفتح و قال ہواحدي الروایتین عن سعید بن المسیب والیہ ذہب ابن خزیمۃ

(نیل الاوطار جلد 4 ص 331)

جو اونٹ گائے کو سات بکریوں کے برابر کہتے ہیں۔ وہ ابن عباس کی حدیث مذکور سے استدلال کرتے ہیں۔ اور جمہور کا قول یہی ہے۔ اور طحاوی اور ابن رشد نے اس پر اجماع کا دعویٰ کیا ہے۔ لیکن یہ صحیح نہیں کیونکہ اونٹ میں اختلاف مشہور ہے۔ ترمذی نے سنن میں اسحاق بن راہویہ سے اس کو نقل کیا ہے۔ (کہ اونٹ دس کی طرف سے کافی ہے۔) فتح الباری میں بھی اس طرح ہے۔ نیز فتح الباری میں ہے۔ کہ سعید بن مسیب سے بھی ایک روایت دس کی ہے۔ اور ابن خذیمہ بھی اسی طرف گئے ہیں۔

خلاصہ

یہ کہ اس میں شبہ نہیں کہ اونٹ اور گائے کا ایک حصہ ایک بکری کے قائم مقام ہے۔ اب بکری کا حکم سنیے۔

عن عطا بن یسار قال سالت ابا ایوب الانصاري کیف کانت الضحایا فیکم علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان الرجل فی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم یضحی بالشاۃ عیہ وعن اہل یتہ فیا کلون ویطعمون حتی تباہی الناسفصار کما تري رواہ ابماجہ والترمذي وصححہ وعن الشعبی عن ابی سرحیۃ تحملنی اہلی علی الجفاء بعد ما علمت من السنۃ کان اہل البیت یضحون بالشاۃ والشاقین ولان بجنلنا جیر اننا رواہ ابن ماجہ

(منتقی باب الاجتزاء بالشاۃ لا اہل البیت الواحد)

عطاء ابن یسار کہتے ہیں۔ میں نے ابو ایوب انصاری سے دریافت کیا۔ کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں تم میں قربانیاں کس طرح ہوئی تھیں۔ فرمایا! آپ ﷺ کے زمانہ میں ایک بکری ایک شخص سے اور اس ک اہل بیت سے کافی ہوتی تھی۔ کھاتے اور کھلاتے یہاں تک کہ لوگ فخر کرنے لگے۔ مگراب یہ حالت ہے کہ جو تو دیکھتا ہے۔ او شعبی ابن سریحہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ سنت مان لینے کے بعد میرے اہل نے مجھے بے وقوفی پر آمادہ کیا۔ ایک گھر والے ایک (کبھی) دو بکریاں قربانی کرتے اب ہمارے ہمسائے ہمیں بخیل بتا تے ہیں۔

ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ ایک بکری ایک گھر کی طرف سے کافی ہے۔ اور ایک حصہ بھی ایک بکری کے قائم مقام ہے۔ پس وہ بھی ایک گھر کی طرف سے کافی ہوگا۔ اس کے

علاوہ ترمذی وغیرہ میں حدیث ہے۔

علی کل اہل البیت فی کل عام اضحیۃ

(ہر گھر والوں پر سال میں ایک قربانی ہے۔)

اور یہ بات ظاہر ہے کہ اونٹ گائے کا ایک حصہ قربانی ہے۔ پس وہ ایک گھر والوں کی طرف سے کافی ہوگا۔

نیز مشکوٰۃ وغیرہ میں ابن عباس سے روایت ہے کہ ہم سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے عید لاضحیٰ آگئی۔ ہم سات گائے میں اور دس اونٹ میں شریک ہوئے اور یہ بات ظاہر ہے کہ سفر میں ایک گھر کے سات سات آدمی بعید ہیں۔ اور یہ کسی روایت میں نہیں کہ انہوں نے گھر والوں کی طرف سے الگ قربانی کی بلکہ اگر الگ کر سکتے تو شرکت کی ضرورت نہ تھی اس سے بھی ثابت ہوا کہ اونٹ گائے کا ایک حصہ ایک بکری کا حکم رکھتا ہے اور بکری کی طرح ایک گھر والوں کی طرف سے کافی ہے۔

نیز مشکوٰۃ وغیرہ میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ گائے بھی سات کی طرف سے ہے۔ اور اونٹ بھی سات کی طرف سے ہے۔ یہ ارشاد آپ ﷺ کا عام ہے۔ اس میں ایک گھر کے سات آدمی کی شرط نہیں پس جیسے یہ عام ہے ویسے عام ہی رہنا چاہیے۔

نیز مشکوٰۃ وغیرہ میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حج میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں امر فرمایا کہ اونٹ گائے میں سات سات شریک ہوں نیز جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ عمرہ حدیبیہ میں ہم نے ستر قربانیاں کیں ہر ایک میں سات سات شریک تھے اس سے صاف ظاہر ہے کہ مختلف گھروں کے سات سات شریک ہوئے۔ کیونکہ ستر گھر اور ہر گھر کے تلے سات سات آدمی حضر میں بھی بعید ہیں سفر میں کس طرح تسلیم کئے جا سکتے ہیں۔ ؟

پس ثابت ہوا کہ اونٹ گائے کا ایک حصہ ایک بکری کے قائم مقام ہے۔

جواب۔ 2

قربانی خون بہانے کا نام ہے۔ گوشت کے کھانے کا نام قربانی نہیں۔ اونٹ کا دس اور گائے کا سات کے قائم مقام ہونا یہ محض اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ مستقل خون بہانا یعنی سالم جانور قربانی کرنا شرکت کی صورت میں خون بہانے سے بہتر اور افضل ہے۔

(عبداللہ امرتسری روپڑی) (تنظیم اہل حدیث لاہور جلد 17 ش 38-39)

ھٰذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 13 ص 102-108

محدث فتویٰ